۲۔ یورپ اور بھارت

جدید دور میں یورپ میں ہونے والی تبدیلیوں کے اثرات بھارت پر مرتب ہو رہے تھے۔ اس وجہ سے جدید بھارت کی تاریخ کے عہد کا مطالعہ کرتے وقت اس وقت کے یورپ میں وقوع پذیر واقعات کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔

نشاۃ الثانیہ کا دور : یورپ کی تاریخ میں عہدِ وسطیٰ کے آخری مرحلے یعنی تیرھویں صدی سے سولھویں صدی میں احیائے علوم، مذہبی اصلاح کی تحریک اور جغرافیائی دریافتوں جیسے واقعات کی وجہ سے جدید دور کی بنیاد پڑی۔ اسی بنا پر اس دور کو 'نشاۃ الثانیہ کا دور' کہتے ہیں۔

نشاۃ الثانیہ کے دور میں یورپ میں فنونِ لطیفہ، فنِ تعمیر، فلسفہ وغیرہ کے شعبوں میں یونانی اور رومی روایات نے دوبارہ زندگی پائی۔ اس سے ہمہ جہت ترقی کو تحریک ملی۔ نشاۃ الثانیہ کے دور میں انسان دوستی کو فروغ حاصل ہوا۔ انسان کا دوسرے انسانوں کے تئیں زاویۂ نظر تبدیل ہوا۔ مذہب کی بجائے انسان تمام افکار و خیالات کا مرکز و محور بن گیا۔

لیونارڈو-دا-وِنچی : اسے نشاۃ الثانیہ کے دور کی ہشت پہلو شخصیت مانا جاتا ہے۔ وہ سنگ تراشی، فنِ تعمیر، ریاضی، انجینئرنگ، موسیقی، فلکیات جیسے مختلف علوم و فنون میں ماہر تھے لیکن انھیں مصور کی حیثیت سے عالمی شہرت حاصل ہوئی۔ ان کی 'مونالیزا' اور 'دَ لاسٹ سپر' نامی پینٹنگ لافانی ہیں۔

نشاۃ الثانیہ کی تحریک نے زندگی کے تمام شعبوں کو متاثر کیا۔ ہمیں علم، سائنس اور مختلف فنون کے شعبوں میں اس کے اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔ نشاۃ الثانیہ کے عہد میں فنونِ لطیفہ اور ادب کے ذریعے انسانی جذبات اور احساسات کی عکاسی ہونے لگی۔ مقامی زبانوں میں ایسا ادب تخلیق ہونے لگا جسے عوام سمجھ سکیں۔ تقریباً ۱۴۵۰ء میں جرمنی کے جوہانس گیٹن برگ نے چھپائی کی مشین ایجاد کی۔ چھاپہ خانے کی ایجاد کی وجہ سے سماج میں ہر فرد تک نئے افکار، نئے تصورات اور علوم پہنچنے لگے۔

مذہبی اصلاح کی تحریک : عقل کی بنیاد پر آزادانہ طور پر غور و فکر کرنے والے مفکرین نے رومن کیتھولک چرچ کے قدیم مذہبی تصورات کی شدید مخالفت کی۔ عیسائی مذہبی پیشواؤں نے عوام کی لاعلمی کا فائدہ اُٹھا کر ان پر رسومات کا بوجھ لاد دیا تھا۔ وہ مذہب کے نام پر لوگوں کو لوٹتے تھے۔ ان کے خلاف یورپ میں جو تحریک شروع ہوئی اسے 'مذہبی اصلاح کی تحریک' کہتے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجے میں مذہب میں انسانی آزادی اور عقلیت پسندی کو اہمیت حاصل ہوئی۔

جغرافیائی دریافتیں : ۱۴۵۳ء میں عثمانی ترکوں نے بازنطینی حکومت (مشرقی رومی سامراجیت) کا دارالخلافہ قسطنطنیہ (استنبول) فتح کر لیا۔ اس شہر سے ایشیا اور یورپ کو ملانے والا خشکی کا تجارتی راستہ گزرتا تھا۔ ترکوں نے اس راستے کو بند کر دیا تو یورپی ممالک کے لیے ایشیا کی طرف جانے کے لیے نئے راستے تلاش کرنا ضروری ہو گیا۔ اسی سے جغرافیائی دریافتوں کا نیا سلسلہ شروع ہوا۔

یہ جان لیجیے۔

جغرافیائی دریافت : پندرھویں صدی میں یورپی جہازراں بھارت کی طرف جانے والے آبی راستے تلاش کرنے کے لیے بحری سفر پر روانہ ہوئے۔

- ۱۴۸۷ء میں پرتگالی جہازراں بارتھالومیوڈائس بھارت کی تلاش میں نکلا لیکن وہ افریقہ کے جنوبی کنارے تک یعنی کیپ آف گڈ ہوپ (راسِ اُمید) تک پہنچا۔
- ۱۴۹۲ء میں مغربی جانب جاکر بھارت کی تلاش میں کرسٹوفر کولمبس براعظم امریکہ کے مشرقی ساحل پر جاپہنچا۔
- پرتگالی جہازراں واسکوڈی گاما افریقہ کے جنوبی سرے کا چکر لگاکر بھارت کے مغربی ساحل پر کالی کٹ کی بندرگاہ پر ۱۴۹۸ء میں پہنچا۔

عمل کیجیے۔

- دنیا کے نقشے کے خاکے میں جہاز رانوں کے دریافت کردہ نئے بحری راستے اور علاقے دِکھائیے۔

یورپ میں فکری انقلاب : نشاۃ الثانیہ کے دور میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے یورپ کی عہدِ وسطیٰ سے عہدِ جدید کی طرف پیش رفت شروع ہوئی۔ اسی زمانے میں یورپ میں فکری انقلاب آیا۔ سماج قدیم جہالت اور توہم پرستی کے دائرے سے باہر نکلنے لگا۔ مروّجہ رسم و رواج، روایات اور وقوع پذیر واقعات کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنے لگے۔ ان ساری تبدیلیوں کو 'فکری انقلاب' کہا جاتا ہے۔ اس فکری انقلاب سے یورپ میں سائنس کے شعبے میں تحقیقی عمل کو فروغ ہوا۔

سیاسی شعبے میں انقلاب : جدید دور کے ابتدائی مرحلے میں یورپ میں کئی سیاسی تبدیلیاں ہوئیں۔ اٹھارھویں اور اُنیسویں صدی میں رونما ہونے والے کئی انقلابی واقعات کی وجہ سے اس دور کو 'عہدِ انقلاب' یعنی 'انقلاب کا دور' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس دور میں انگلینڈ میں پارلیمانی جمہوریت کی نشوونما ہوئی۔ کابینی طریقے کی نوعیت میں تبدیلی ہوئی۔ ۱۶۸۹ء کے بل آف رائٹس کے ذریعے بادشاہ کے اختیارات کو محدود کردیا گیا اور پارلیمنٹ کا اقتدار قائم ہوگیا۔

امریکہ کی جنگِ آزادی : یورپ میں ہونے والی انقلابی تبدیلیوں کے پس منظر میں امریکہ کی جنگِ آزادی پر بھی غور کرنا اہم ہے۔ براعظم امریکہ کی دریافت کے بعد یورپی ممالک اس کی جانب متوجہ ہوئے۔ سامراجی یورپی ممالک نے براعظم امریکہ کے مختلف علاقوں پر قبضہ کرکے اپنی نوآبادیات قائم کیں۔ انگلستان نے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحلی علاقے میں تیرہ نوآبادیات قائم کیں۔ ابتدا میں انگلستان کو نوآبادیات پر برائے نام بالادستی حاصل تھی لیکن آگے چل کر انگلستان کی پارلیمنٹ نے امریکی نوآبادیات پر کڑی بندشیں اور ٹیکس عائد کرنا شروع کردیا۔ امریکی نوآبادیات کے آزادی پسند عوام نے اس کی مخالفت کی۔ انگلستان نے نوآبادیات کو دبانے کے لیے ان کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا۔ امریکی نوآبادیات نے جارج واشنگٹن کی قیادت میں فوج کو منظّم کرکے مزاحمت کی۔ آخر کار اس جنگ میں نوآبادیات کی فوج کو فتح حاصل ہوئی۔ اس واقعے کو 'امریکہ کی جنگِ آزادی' کہا جاتا ہے۔ نوآبادیات نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بنیاد ڈالی جس نے وفاقی طرزِ حکومت اختیار کیا۔ تحریری دستور اور جمہوری نظام والا یہ پہلا ملک وجود میں آیا۔

انقلابِ فرانس : ۱۷۸۹ء میں فرانس کے باشندوں نے وہاں کی مطلق العنان بادشاہت اور جاگیردارانہ نظام کے خلاف بغاوت کردی اور عوامی جمہوریہ کی بنیاد ڈالی۔ اس واقعے کو 'انقلابِ فرانس' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انقلابِ فرانس نے دنیا کو آزادی، مساوات اور اخوت جیسے اقدار کا تحفہ دیا۔

دنیا کی تاریخ کے سیاسی انقلاب میں امریکہ کی جنگِ آزادی اور فرانس کے سیاسی انقلاب کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

صنعتی انقلاب : یورپ میں اٹھارھویں صدی کے

نصف آخر میں صنعتی شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ بھاپ کی قوت سے چلنے والی مشینوں کی مدد سے پیداوار ہونے لگی۔ چھوٹی گھریلو صنعتوں کی جگہ بڑے کارخانوں نے لے لی۔ دستی کرگھوں کی بجائے مشینی کرگھوں کا استعمال شروع ہوا۔ بھاپ سے چلنے والی ریل گاڑیوں اور دخانی کشتیوں جیسے نقل و حمل کے نئے ذرائع کا استعمال ہونے لگا۔ اس طرح مشینی دور کا آغاز ہوگیا۔ اسی کو 'صنعتی انقلاب' کہتے ہیں۔

صنعتی انقلاب انگلستان میں شروع ہوا اور بتدریج مغربی دنیا میں پھیل گیا۔ اس زمانے میں انگلستان میں یہ صنعتی عروج اتنا زبردست ہوا کہ اسے 'دنیا کا کارخانہ' کہا جانے لگا۔

سرمایہ داری کا آغاز : نئے بحری راستوں کی دریافت کے بعد یورپ اور ایشیا کے ملکوں کے درمیان تجارت کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ بحری راستے سے مشرقی ممالک سے تجارت کرنے کے لیے کئی تاجر آگے آئے لیکن ایک تاجر کے لیے جہاز سے مال دوسرے ملک میں بھیجنا ممکن نہیں تھا۔ اس وجہ سے کئی تاجروں نے مل کر تجارت شروع کی۔ اس سے بڑے سرمایے والی تجارتی کمپنیاں وجود میں آئیں۔ مشرقی ملکوں سے کی جانے والی تجارت نفع بخش تھی۔ اس تجارت سے ملک کی معاشی خوشحالی میں اضافہ ہونے لگا۔ اس بنا پر یورپ کے حکمراں تجارتی کمپنیوں کو فوجی تحفظ اور تجارتی سہولتیں دینے لگے۔ تجارت کی وجہ سے یورپی ملکوں میں دولت میں اضافہ ہونے لگا۔ اس دولت کا استعمال سرمایے کی شکل میں تجارت اور صنعتی کاروبار میں کیا جانے لگا۔ اس وجہ سے یورپی ملکوں میں سرمایہ دارانہ معیشت وجود میں آئی۔

نوآبادیات : کسی ایک ملک کے کچھ لوگوں کا دوسرے زمینی علاقے کے کسی مخصوص حصے پر بستی بسانا 'نوآبادیات قائم کرنا' کہلاتا ہے۔ معاشی اور فوجی نقطۂ نظر سے طاقتور ملک کا اپنی طاقت کے بل پر کسی زمینی علاقے پر قبضہ کرنا اور اُس جگہ اپنا سیاسی تسلط قائم کرنا 'نوآبادیات' ہے۔ یورپی ملکوں کے اسی نوآبادیاتی رجحان سے سامراجیت وجود میں آئی۔

سامراجیت : ترقی یافتہ ملک کے غیر ترقی یافتہ ملک پر اپنا تسلط قائم کرنے اور کئی نوآبادیاں قائم کرنے کو 'سامراجیت' کہتے ہیں۔ براعظم ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک یورپی ملکوں کی اسی سامراجی خواہشات کی بھینٹ چڑھ گئے۔

برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بھارت میں سامراجیت :

بھارت میں تجارتی اجارہ داری حاصل کرنے کے لیے یورپی حکومتوں میں سخت مقابلہ آرائی ہوئی۔ ۱۶۰۰ء میں انگریزوں نے بھارت سے تجارت کرنے کے لیے برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی تھی۔ اس کمپنی نے شہنشاہ جہانگیر سے اجازت نامہ حاصل کرکے سورت میں اپنی تجارتی کوٹھی قائم کی۔ اس کمپنی کے توسط سے بھارت سے انگلستان کی تجارت ہوتی تھی۔

انگریزوں اور فرانسیسیوں میں تصادم : بھارت میں تجارتی مقابلہ آرائی میں انگریز اور فرانسیسی ایک دوسرے کے حریف تھے۔ اس مقابلہ آرائی کی وجہ سے انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان تین جنگیں ہوئیں۔ ان جنگوں کو 'کرناٹک کی جنگیں' کہتے ہیں۔ کرناٹک کی تیسری جنگ میں انگریزوں نے فرانسیسیوں کو فیصلہ کن شکست دی۔ اس طرح بھارت میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے مدمقابل کوئی طاقتور یورپی حریف باقی نہ رہا۔

بنگال میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار کی بنیاد : بنگال بھارت کا انتہائی خوشحال صوبہ تھا۔ ۱۸۵۶ء میں سراج الدولہ بنگال کے نواب بن گئے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسران مغل بادشاہ کی جانب سے صوبۂ بنگال میں حاصل تجارتی مراعات کا ناجائز فائدہ اُٹھانے لگے۔ انگریزوں نے نواب کی اجازت کے بغیر کولکاتا میں اپنی تجارتی کوٹھیوں کے گرد فصیلیں بنا ڈالیں۔ اس وجہ سے سراج الدولہ نے انگریزوں پر حملہ کرکے

کولکاتا کی کوٹھی پر قبضہ کرلیا۔اس واقعے کے سبب انگریزوں میں بے چینی پیدا ہوگئی۔ رابرٹ کلائیو نے نواب کے سپہ سالار میر جعفر کو نواب کی گدی کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ ۱۷۵۷ء میں پلاسی کے مقام پر نواب سراج الدولہ اور انگریز فوج میں جنگ ہوئی لیکن نواب کی فوج کا جو حصہ میر جعفر کی قیادت میں تھا، اس نے جنگ میں شرکت ہی نہیں کی جس کی وجہ سے سراج الدولہ کو شکست ہوئی۔

انگریزوں کی پشت پناہی کے سبب میر جعفر بنگال کا نواب بنا۔ بعد میں انگریزوں کی مخالفت کرنے پر اس کے داماد میر قاسم کو نواب بنا دیا گیا۔ میر قاسم نے انگریزوں کی غیر قانونی تجارت پر روک لگانے کی کوشش کی تو انگریزوں نے اسے ہٹا کر میر جعفر کو دوبارہ نواب بنا دیا۔

بنگال میں انگریزوں کی سرگرمیوں پر لگام کسنے کے لیے میر قاسم، اودھ کے نواب شجاع الدولہ اور مغل بادشاہ شاہ عالم متحد ہوکر انگریزوں کے مدمقابل ہوئے۔ ۱۷۶۴ء میں بہار میں بکسر کے مقام پر جنگ ہوئی جس میں انگریزوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اس جنگ کے بعد الٰہ آباد معاہدے کے تحت صوبۂ بنگال میں دیوانی یعنی محصول (لگان) وصول کرنے کا حق برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کو مل گیا۔ اس طرح بھارت میں انگریز حکومت کی بنیاد بنگال میں رکھی گئی۔

انگریزوں اور میسور میں جنگ : میسور ریاست کے حیدر علی نے حملہ کر کے ریاست کا کاروبار اپنے قبضے میں کرلیا۔ حیدر علی کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے ٹیپو سلطان میسور کے تخت پر بیٹھے۔ انھوں نے انگریزوں کے خلاف جنگ جاری رکھی۔ آخر کار ۱۷۹۹ء میں سرنگا پٹنم کی لڑائی میں ٹیپو سلطان شہید ہوگئے اور ریاست میسور پر انگریزوں کا قبضہ ہوگیا۔

شہید ٹیپو سلطان

سندھ پر انگریزوں کا قبضہ : بھارت میں اپنی حکومت کو محفوظ کرنے کے لیے انگریز شمال مغربی سرحد کی جانب متوجہ ہوئے۔ انھیں خطرہ تھا کہ روس کہیں افغانستان کے راستے سے بھارت پر حملہ نہ کردے اس لیے انگریزوں نے افغانستان پر اپنا تسلط قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ افغانستان جانے والا راستہ سندھ سے ہوکر گزرتا تھا۔ سندھ کی اس اہمیت کے پیشِ نظر انگریز سندھ کی جانب متوجہ ہوئے اور ۱۸۴۳ء میں سندھ پر قبضہ کرلیا۔

سکھ حکومت کا خاتمہ : اُنیسویں صدی کے آغاز میں صوبۂ پنجاب میں رنجیت سنگھ کی حکومت تھی۔ رنجیت سنگھ کے انتقال کے بعد ان کا نابالغ بیٹا دلیپ سنگھ تخت نشین ہوا۔ اس کی جانب سے اس کی ماں رانی جندن حکومت کا کاروبار سنبھالنے لگیں لیکن سرداروں پر اپنی گرفت قائم نہ رکھ سکیں۔ اس موقع کا فائدہ اُٹھا کر انگریزوں نے چند سکھ سرداروں کو ورغلایا۔ سکھوں میں یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی کہ انگریز پنجاب پر حملہ کرنے والے ہیں، اس لیے سکھوں نے خود ہی انگریزوں پر حملہ کردیا۔ سکھوں اور انگریزوں کی اس پہلی جنگ میں سکھوں کو شکست ہوئی۔ انگریزوں نے دلیپ سنگھ کو گدی پر برقرار رکھا۔ آزادی کے متوالے بعض سکھوں کو پنجاب پر انگریزوں کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ منظور نہ تھا۔ ملتان کے افسر مول راج نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کردی۔ ہزاروں سکھ فوجی انگریزوں کے خلاف جنگ میں شامل ہوگئے۔ اس دوسری جنگ میں بھی سکھوں کو شکست ہوئی۔ ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے صوبۂ پنجاب کو اپنی حکومت میں شامل کرلیا۔

رنجیت سنگھ

مراٹھوں کی حکومت بھارت کی ایک اہم اور طاقتور حکومت

تھی۔ مراٹھوں کو شکست دے کر انگریزوں نے بھارت میں کس طرح اپنی حکومت کی بنیاد کو مضبوط کیا اس کے بارے میں ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ ۱۴۵۳ء میں عثمانی ترکوں نے .... شہر کو فتح کرلیا۔
(الف) وینس (ب) قسطنطنیہ
(ج) روم (د) پیرس

۲۔ صنعتی انقلاب کا آغاز .... میں ہوا۔
(الف) انگلستان (ب) فرانس
(ج) اِٹلی (د) پرتگال

۳۔ انگریزوں کی غیر قانونی تجارت پر .... نے روک لگانے کی کوشش کی۔
(الف) سراج الدولہ (ب) میر قاسم
(ج) میر جعفر (د) شاہ عالم

(۲) درج ذیل تصوّرات کو واضح کیجیے۔

۱۔ نوآبادیات ۲۔ سامراجیت
۳۔ دورِنشاۃ الثانیہ ۴۔ سرمایہ داری

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ پلاسی کی جنگ میں سراج الدولہ کو شکست ہوئی۔
۲۔ یورپی ممالک کو ایشیا کی طرف جانے والے نئے راستے دریافت کرنا ضروری محسوس ہونے لگا۔
۳۔ یورپ کے حکمراں تجارتی کمپنیوں کو فوجی تحفظ اور تجارتی سہولتیں دینے لگے۔

(۴) سبق کی مدد سے درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

جہازراں	کام
....	افریقہ کے جنوبی سرے تک پہنچا۔
کرسٹوفر کولمبس	....
....	بھارت کے مغربی ساحل پر کالی کٹ بندرگاہ پر پہنچا۔

سرگرمی

حوالہ جاتی کتابوں اور انٹرنیٹ کی مدد سے نشاۃ الثانیہ کے دور کے مشہور مصوّروں، ادیبوں، سائنس دانوں کے کارناموں کے بارے میں معلومات اور تصاویر حاصل کر کے جماعت میں پیش کیجیے۔

A29366